REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF)
VOLUME - 16 | ISSUE - 1 | OCTOBER - 2026

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری

از: ڈاکٹر ہاجرہ پروین
صدر شعبۂ اُردو، سیکیاب ٹگری کالج وجئے پور

اردو فکشن کی تاریخ میں قرۃ العین حیدر کا نام نہایت اہم اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اردو کی ان عظیم ناول نگاروں میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے اردو ناول کو فنی، فکری اور اسلوبی اعتبار سے نئی وسعتیں عطا کیں۔ ان کی ناول نگاری میں تاریخ، تہذیب، معاشرت، سیاست، انسانی نفسیات، محبت، ہجرت اور انسانی زندگی کے مختلف مسائل کی گہری عکاسی ملتی ہے۔ انہوں نے اپنے ناولوں کے ذریعے برصغیر کی تہذیبی و تاریخی زندگی کو ایک وسیع تناظر میں پیش کیا۔

قرۃ العین حیدر کو اردو ناول میں جدید رجحانات متعارف کرانے والی اہم ادیبہ تصور کیا جاتا ہے۔ ان کے ناولوں میں ماضی، حال اور مستقبل کے واقعات ایک دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ وہ تاریخ کو محض واقعات کے بیان تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ اس کے ذریعے انسانی تہذیب، معاشرتی تبدیلیوں اور زندگی کے بنیادی سوالات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ان کی ناول نگاری کا سب سے اہم وصف یہ ہے کہ وہ فرد کی زندگی کو اجتماعی تاریخ اور تہذیبی پس منظر سے الگ کرکے نہیں دیکھتیں۔ ان کے کردار اپنے عہد، معاشرے اور تاریخی حالات کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ یہی خصوصیات انہیں اردو ناول نگاری میں ایک منفرد مقام عطا کرتی ہیں۔

قرۃ العین حیدر 20جنوری 1927ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ ان کا تعلق ایک علمی اور ادبی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد سجاد حیدر یلدرم اردو کے ممتاز افسانہ نگار اور ادیب تھے، جب کہ ان کی والدہ نذر سجاد حیدر بھی اردو کی معروف ناول نگار تھیں۔ گھر کا ادبی ماحول ان کی شخصیت کی تشکیل میں بہت اہم ثابت ہوا۔ بچپن ہی سے انہیں مطالعے اور ادب سے دلچسپی تھی۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور مختلف علوم و فنون کا مطالعہ کیا۔ ان کی علمی تربیت نے ان کے ادبی شعور کو وسعت عطا کی۔ تقسیمِ ہند کے بعد وہ پاکستان چلی گئیں، لیکن بعد میں ہندوستان واپس آگئیں اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ادبی سرگرمیوں میں گزارا۔ ان کی تحریروں میں تقسیمِ ہند کے اثرات، ہجرت کا کرب اور تہذیبی شناخت کے مسائل نمایاں طور پر ملتے ہیں۔ قرۃ العین حیدر کا انتقال 21اگست 2007ء کو نوئیڈا میں ہوا۔ ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں متعدد اعزازات سے نوازا گیا، جن میں 1989ء کا گیان پیٹھ ایوارڈ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

قرۃ العین حیدر نے کم عمری ہی سے لکھنے کا آغاز کردیا تھا۔ ان کی ابتدائی تحریروں میں تخلیقی صلاحیت، مشاہدے کی گہرائی اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کا رجحان نمایاں تھا۔ انہوں نے اردو ناول کو محض روایتی قصہ گوئی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس میں تاریخ، فلسفہ، نفسیات اور تہذیبی شعور کو شامل کیا۔ ان کے نزدیک ناول زندگی کی مکمل تصویر پیش کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ان کے ناولوں میں مختلف ادوار کے واقعات، کرداروں کے تجربات اور تہذیبی تبدیلیوں کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قاری انسانی زندگی کے تسلسل اور تاریخ کے ارتقا کو محسوس کرتا ہے۔

قرۃ العین حیدر نے اردو ادب کو کئی اہم ناول عطا کیے۔ ان کے چند نمایاں ناول درج ذیل ہیں:

1. میرے بھی صنم خانے
2. سفینۂ غمِ دل
3. آگ کا دریا
4. آخر شب کے ہم سفر
5. گردشِ رنگِ چمن
6. چاندنی بیگم
7. کارِ جہاں دراز ہے

ان ناولوں میں مختلف موضوعات، فنی تجربات اور تہذیبی مسائل کی عکاسی ملتی ہے۔

آگ کا دریا :ایک شاہکار ناول

قرۃ العین حیدر کا سب سے مشہور اور اہم ناول **آگ کا دریا** ہے، جو 1959ء میں شائع ہوا۔ اسے اردو ناول کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ اس ناول میں ہندوستان کی تقریباً ڈھائی ہزار سالہ تہذیبی اور تاریخی زندگی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس میں قدیم ہندوستان سے لے کر جدید دور تک کے حالات و واقعات کی عکاسی کی گئی ہے۔ناول کے اہم کردار مختلف تاریخی ادوار میں سامنے آتے ہیں۔ گوتم نیلمبر، چمپا، کمال اور سائرل ایشلے جیسے کرداروں کے ذریعے مصنفہ نے انسانی زندگی کے تسلسل اور تہذیبی تبدیلیوں کو پیش کیا ہے۔اس ناول کا بنیادی تصور یہ ہے کہ تاریخ ایک مسلسل بہاؤ کا نام ہے۔ زمانہ بدلتا رہتا ہے، تہذیبیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اور انسان مختلف حالات سے گزرتا رہتا ہے، لیکن انسانی زندگی کے بنیادی سوالات اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں۔ ناول کا عنوان بھی علامتی اہمیت رکھتا ہے۔ آگ کا دریا انسانی زندگی، تاریخ، تہذیب اور وقت کے مسلسل بہاؤ کی علامت ہے۔اس ناول کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا وسیع تاریخی تناظر اور منفرد فنی اسلوب ہے۔ مصنفہ نے مختلف ادوار کو ایک دوسرے سے مربوط کرکے انسانی تہذیب کی ایک جامع تصویر پیش کی ہے۔

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری کا ایک اہم وصف تاریخی اور تہذیبی شعور ہے۔ انہوں نے تاریخ کو اپنے ناولوں کا بنیادی موضوع بنایا اور مختلف تاریخی ادوار کو ادبی انداز میں پیش کیا۔ان کے ناولوں میں ہندوستانی تہذیب کی مختلف صورتیں نظر آتی ہیں۔ قدیم ہندوستان، بدھ مت، اسلامی تہذیب، مغلیہ دور، نوآبادیاتی نظام اور جدید ہندوستان کے معاشرتی حالات ان کے تخلیقی تجربے کا حصہ ہیں۔ وہ ماضی کو صرف یاد نہیں کرتیں بلکہ اس کے ذریعے حال کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان کے نزدیک تاریخ انسانی زندگی کے تجربات کا مجموعہ ہے اور موجودہ معاشرے کی تشکیل میں ماضی کا بنیادی کردار ہے۔ان کے تاریخی شعور کی سب سے نمایاں مثال آگ کا دریا ہے، جس میں مختلف زمانوں کی تہذیبی اور سماجی زندگی کو ایک فنی وحدت میں پیش کیا گیا ہے۔

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری میں عورت کی زندگی اور اس کے مسائل کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ انہوں نے عورت کو محض ایک روایتی کردار کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اسے ایک باشعور، حساس اور خودمختار فرد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ان کے ناولوں میں عورت کی داخلی کیفیات، جذبات، خواہشات، سماجی پابندیوں اور شناخت کے مسائل کی عکاسی ملتی ہے۔وہ عورت کی نفسیاتی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں اور دکھاتی ہیں کہ معاشرتی نظام کس طرح عورت کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ان کے نسائی شعور میں احتجاج کے ساتھ ساتھ تہذیبی اور نفسیاتی گہرائی بھی موجود ہے۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کا ایک اہم پہلو انسانی نفسیات کی ترجمانی ہے۔ وہ اپنے کرداروں کے ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ ان کے باطنی احساسات، ذہنی کشمکش، خواہشات اور محرومیوں کو بھی پیش کرتی ہیں۔ان کے کردار عام انسانوں کی طرح خوشی، غم، محبت، نفرت، امید اور مایوسی کے جذبات سے

گزرتے ہیں۔مصنفہ انسانی ذہن کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کردار محض کہانی کے نمائندے نہیں بلکہ مکمل انسانی شخصیت کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں معاشرتی اور سیاسی شعور بھی نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنے عہد کے سیاسی حالات، طبقاتی تقسیم، معاشرتی ناہمواری، نوآبادیاتی نظام اور بدلتے ہوئے سماجی رویوں کو اپنے ناولوں کا موضوع بنایا۔ان کے یہاں سیاسی واقعات محض پس منظر کا کام نہیں کرتے بلکہ انسانی زندگی اور معاشرتی نظام پر ان کے اثرات بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ دکھاتی ہیں کہ سیاسی تبدیلیاں کس طرح عام انسان کی زندگی، معاشی حالت، تہذیبی شناخت اور سماجی تعلقات کو متاثر کرتی ہیں۔

ان کے ناولوں میں تاریخی واقعات اور مختلف ادوار کی تہذیبی زندگی کو بڑی مہارت سے پیش کیا گیا ہے۔ وہ تاریخ اور افسانے کو اس طرح یکجا کرتی ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے معنویت پیدا کرتے ہیں۔

ان کے ناولوں میں علامتوں کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ آگ کا دریا بذاتِ خود ایک اہم علامت ہے جو وقت، تاریخ اور انسانی زندگی کے مسلسل سفر کی نمائندگی کرتی ہے۔

ان کی زبان شستہ، شگفتہ، ادبی اور دل کش ہے۔ وہ اردو کے ساتھ دیگر زبانوں کے الفاظ اور تہذیبی حوالوں کو بھی مناسب انداز میں استعمال کرتی ہیں۔

ان کے ناولوں میں فلیش بیک، شعور کی رو، تاریخی بیانیہ، مکالمہ اور مختلف زمانی سطحوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ان کے ناولوں میں فنی تنوع پیدا ہوتا ہے۔

قرۃ العین حیدر منظر نگاری میں بھی مہارت رکھتی ہیں۔ وہ تاریخی مقامات، تہذیبی ماحول، قدرتی مناظر اور معاشرتی زندگی کی ایسی تصویر پیش کرتی ہیں کہ قاری خود کو ان مناظر کا حصہ محسوس کرتا ہے۔

ان کے کردار مختلف سماجی، تہذیبی اور تاریخی پس منظر رکھتے ہیں۔ وہ کرداروں کی نفسیات اور داخلی کیفیات کو گہرائی سے پیش کرتی ہیں۔

قرۃ العین حیدر نے اردو ناول کو روایتی قصہ گوئی سے نکال کر ایک وسیع فکری اور فنی دائرے میں داخل کیا۔ انہوں نے ناول کو تاریخ، تہذیب، فلسفے، نفسیات اور سماجی شعور کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔

ان کے یہاں ناول صرف کسی ایک فرد یا خاندان کی کہانی نہیں ہوتا بلکہ پورے عہد کی تہذیبی اور تاریخی زندگی کی ترجمانی کرتا ہے۔

ان کی تخلیقات نے اردو ناول کو عالمی ادب کے جدید فنی رجحانات سے قریب کیا۔ ان کا ادبی سرمایہ آج بھی تحقیق و تنقید کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

قرۃ العین حیدر کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ ان میں اہم اعزازات یہ ہیں:

- ساہتیہ اکادمی ایوارڈ
- پدم شری
- پدم بھوشن
- گیان پیٹھ ایوارڈ

گیان پیٹھ ایوارڈ ان کی ادبی خدمات کا ایک اہم اعتراف ہے۔ ان اعزازات سے ان کی ادبی عظمت اور اردو ادب میں ان کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اردو ناول کو موضوعاتی اور فنی اعتبار سے نئی جہتیں عطا کیں۔ ان کی تحریروں میں تاریخ اور تہذیب کا گہرا شعور، انسانی نفسیات کی باریک بینی، زبان و بیان کی دل کشی اور جدید فنی تکنیکوں کا استعمال نمایاں ہے۔ان کے ناولوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ کسی ایک زمانے یا معاشرے تک محدود نہیں رہتیں بلکہ انسانی زندگی کو وسیع تاریخی اور تہذیبی تناظر میں دیکھتی ہیں۔ بعض ناقدین کے نزدیک ان کے ناولوں میں تاریخی حوالوں، کرداروں اور فنی تجربات کی کثرت کے باعث مطالعہ قدرے مشکل ہوجاتا ہے، لیکن یہی وسعت اور فنی پیچیدگی ان کے تخلیقی اسلوب کی اہم خصوصیات بھی ہیں۔ ان کی ناول نگاری اردو ادب میں ایک ایسی روایت کی نمائندگی کرتی ہے جس میں ماضی، حال اور مستقبل ایک دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔

قرۃ العین حیدر اردو ناول نگاری کی ایک عظیم اور منفرد تخلیق کار ہیں۔ انہوں نے اپنی غیر معمولی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے اردو ناول کو ایک نئی فکری اور فنی شناخت عطا کی۔ ان کے ناولوں میں تاریخ، تہذیب، معاشرت، سیاست، انسانی نفسیات، ہجرت اور نسائی شعور جیسے اہم موضوعات کی گہری عکاسی ملتی ہے۔ان کا شاہکار ناول آگ کا دریا اردو ناول کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس ناول کے ذریعے انہوں نے ہندوستان کی طویل تہذیبی تاریخ اور انسانی زندگی کے تسلسل کو فنکارانہ انداز میں پیش کیا۔قرۃ العین حیدر کی سب سے بڑی ادبی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے انسانی زندگی کو محض انفرادی سطح پر نہیں دیکھا بلکہ اسے تاریخی، تہذیبی اور عالمی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی۔ ان کی ناول نگاری اردو ادب کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ ان کا نام اردو فکشن کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔